ہجرتِ مدینہ: اسباب، منصوبہ بندی، اہم واقعات اور تاریخی اثرات

ہجرتِ مدینہ کے اسباب، منصوبہ بندی، اہم واقعات اور اس کے تاریخی اثرات کا جائزہ

الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات
1118	10	30

تفصیلی مضمون

1. ہجرتِ مدینہ کا تعارف اور غارِ ثور کی تسلی

ہجرتِ مدینہ اسلامی تاریخ کا وہ فیصلہ کن موڑ ہے جس نے ایک مظلوم اور محدود دعوتی جماعت کو ایک منظم، محفوظ اور خود مختار معاشرے میں تبدیل کر دیا۔ یہ محض جغرافیائی نقل مکانی نہیں تھی بلکہ ایک ایسی حکیمانہ اور مربوط منصوبہ بندی کا نتیجہ تھی جس میں توکل اور تدبیر دونوں نے مل کر ایک نئی تاریخ رقم کی۔ غارِ ثور کے نازک ترین لمحے میں جب حضرت ابو بکرؓ کو تعاقب کرنے والوں کے قدموں کی آہٹ پر پریشانی لاحق ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا، جس کا ذکر قرآن میں یوں آیا ہے:

﴿لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾

التوبہ 9:40

یعنی غم نہ کرو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ آیت ہجرت کے پورے سفر کی روح ہے: انسانی تدبیر اپنی جگہ، مگر حقیقی حفاظت اللہ کی معیت اور اس کے نازل کردہ سکون سے ہی ممکن ہوئی۔

2. ہجرت کے اسباب اور مکہ سے روانگی کی مشکلات

ہجرت کے اسباب کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مکہ میں مذہبی آزادی مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی اور اہلِ ایمان کی جانیں مسلسل خطرے میں تھیں۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ کے بعد یثرب میں ایک معاون جماعت اور نسبتاً محفوظ ماحول میسر آ گیا تھا، جس نے ہجرت کے فیصلے کو ممکن اور مناسب بنایا۔ یہاں یہ بات خاص طور پر ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہجرت فرار کا اقدام نہیں تھی بلکہ دعوت کو ایک آزاد، مستحکم اور منظم معاشرتی بنیاد فراہم کرنے کا شعوری اور منصوبہ بند فیصلہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو یثرب کی طرف ہجرت کی اجازت دی، اور صحابہ نے چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت میں خاموشی سے مکہ چھوڑنا شروع کیا۔ بہت سوں نے اپنا گھر، کاروبار اور خاندانی رشتے چھوڑے، جبکہ قریش نے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کیں: کسی کا مال روکا گیا، کسی کے خاندان کو جبراً الگ کیا گیا اور راستے مسدود کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ اس کے باوجود اکثر مسلمان محفوظ طریقے سے یثرب پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

3. دارالندوہ کی سازش اور حضرت علیؓ کی ذمہ داری

جب قریش نے دیکھا کہ مسلمانوں کی اکثریت ہجرت کر چکی ہے اور آپ ﷺ کا اثر و رسوخ کم ہونے کے بجائے مضبوط ہو رہا ہے، تو انہوں نے دارالندوہ میں ایک خطرناک منصوبہ تیار کیا: مختلف قبائل کے نوجوانوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک تلوار دے کر بیک وقت آپ ﷺ پر حملہ کرایا جائے، تاکہ خون کا بدلہ کسی ایک قبیلے سے نہ لیا جا سکے اور بنو ہاشم پوری قریش سے جنگ کرنے کی پوزیشن میں نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس خفیہ سازش سے آگاہ کر دیا اور ہجرت کا حکم صادر ہوا۔ اس نازک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور انہیں یہ ذمہ داری سونپی کہ لوگوں کی امانتیں، جو آپ ﷺ کے پاس رکھی گئی تھیں، واپس کریں، کیونکہ مخالفت کے باوجود لوگ آپ ﷺ کی دیانت پر بھروسہ کرتے تھے۔

4. غارِ ثور میں قیام اور معاون کارکنوں کا کردار

رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ نے مکہ سے نکل کر معمول کے راستے کے برعکس جنوب کی سمت غارِ ثور کا رخ کیا، جو ایک غیر متوقع تدبیر تھی۔ وہاں تین راتوں کا قیام محض آرام کے لیے نہیں بلکہ تعاقب کی شدت کم ہونے اور حالات کا صحیح اندازہ لگانے کی حکمتِ عملی تھی۔ قریش کے تلاشی دستے غار کے دہانے تک پہنچ گئے، مگر قرآنی بیان کے مطابق اصل حفاظت انسانی تدبیر سے نہیں بلکہ اللہ کی خصوصی معیت اور نازل کردہ سکینت سے ہوئی۔ اس سفر کی منصوبہ بندی نہایت باریک بینی سے کی گئی تھی: حضرت عبداللہ بن ابو بکرؓ روزانہ مکہ کی خبریں پہنچاتے، عامر بن فہیرہ اپنی بکریوں کے ریوڑ کے ذریعے راستے کے نشانات مٹاتے اور دودھ کا انتظام کرتے، اور حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے سفر کا زادِ راہ تیار کیا اور اسی موقع پر انہیں 'ذات النطاقین' یعنی دو پٹکے باندھنے والی کا لقب ملا۔ اس سفر کے لیے راستہ دکھانے والا رہنما، عبداللہ بن اریقط، ایک غیر مسلم تھا، جس کی خدمات اس کی امانت داری اور فنی مہارت کی بنیاد پر حاصل کی گئیں — یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ جائز مقاصد کے لیے غیر مسلم افراد کی مہارت سے فائدہ اٹھانا اسلامی اصولوں کے خلاف نہیں۔

5. سفرِ ہجرت، قباء اور مدینہ میں استقبال

تین دن کے بعد یہ چھوٹا سا قافلہ معمول کے راستے کے بجائے ساحلی راستے سے مدینہ کی جانب روانہ ہوا، تاکہ تعاقب کرنے والوں کو گمراہ کیا جا سکے۔ سفر کے دوران کئی دلچسپ واقعات پیش آئے، جن میں سراقہ بن مالک کا تعاقب اور آخر کار ان کا ایمان لانے سے پہلے ہی مدد کا وعدہ نمایاں ہے۔ بالآخر قافلہ قباء پہنچا، جہاں چند دن قیام کیا گیا اور اسی دوران مسجدِ قباء کی بنیاد رکھی گئی، جو اسلامی تاریخ کی پہلی مسجد شمار ہوتی ہے۔ اس چھوٹے سے وقفے سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ نئی بستی میں سب سے پہلی ترجیح عبادت اور اجتماعیت کا قیام ہونی چاہیے، نہ کہ محض رہائش کا انتظام۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف سفر جاری رکھا، جہاں باشندوں نے غیر معمولی جوش و خروش سے استقبال کیا۔ گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر 'طلع البدر علینا' کے اشعار گائے اور ہر گھرانہ میزبانی کا شرف حاصل کرنے کے لیے بے چین تھا۔

6. ہجرت کی تاریخی و تہذیبی اہمیت

ہجرتِ مدینہ کی تاریخی اہمیت محض ایک واقعے تک محدود نہیں۔ اس نے ایک مظلوم اور دبی ہوئی جماعت کو ایسا موقع فراہم کیا جس میں وہ کھلے عام اپنا معاشرہ، اپنا قانون اور اپنا نظام تشکیل دے سکے۔ مہاجرین اور انصار کی شراکت نے قبائلی حدود سے بالاتر ہو کر ایک نئی ایمانی اخوت کی بنیاد رکھی، جو محض خونی رشتوں پر نہیں بلکہ مشترکہ عقیدے پر استوار تھی۔ اسلامی تقویم کا آغاز بھی اسی ہجرت سے کیا گیا، جو اس بات کی علامت ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک تہذیبی وقت کی ابتدا اس دن سے ہوتی ہے جب دین کو آزاد معاشرتی بنیاد میسر آئی، نہ کہ محض پیدائش یا کسی اور واقعے سے۔

7. توکل اور تدبیر کا اصول: مجموعی سبق

ہجرت کے اصولوں پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ توکل کبھی اسباب کو ترک کرنے کا نام نہیں، بلکہ ہر جائز ذریعہ اختیار کرنے کے بعد نتیجہ اللہ کے سپرد کرنے کا نام ہے۔ اس پورے سفر میں رازداری، ذمہ داریوں کی واضح تقسیم، خواتین اور نوجوانوں کی فعال شرکت اور معلومات کے مؤثر نظم کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ ہجرت یہ بھی سکھاتی ہے کہ ایمان انسان کی اپنے وطن سے محبت کو ختم نہیں کرتا — رسول اللہ ﷺ نے مکہ چھوڑتے وقت اس شہر سے محبت کا اظہار بھی فرمایا — مگر جب دین اور ضمیر کی آزادی خطرے میں پڑ جائے تو ان کی حفاظت کو ہر دوسری چیز پر ترجیح دینی پڑتی ہے۔ یہی وہ سبق ہے جو ہجرتِ مدینہ کو محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ہر دور کے مظلوم انسانوں کے لیے ایک لازوال رہنما اصول بنا دیتا ہے۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، التوبہ 9:40؛ الأنفال 8:30
2. صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرۃ النبی ﷺ
3. صحیح مسلم، کتاب الزہد، حدیث غار
4. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ذکر الہجرہ
5. محمد حمید اللہ، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی
6. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم

مختصر سوالات و جوابات

1 ہجرتِ مدینہ کے بنیادی اسباب کیا تھے؟

ہجرت کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ مکہ میں مذہبی آزادی مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی اور اہلِ ایمان کی جانیں مسلسل خطرے میں تھیں، جبکہ بیعتِ عقبہ ثانیہ کے بعد یثرب میں ایک معاون اور نسبتاً محفوظ ماحول میسر آ چکا تھا۔ اس لیے یثرب ایک فطری اور محفوظ منزل کے طور پر سامنے آیا۔ یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ہجرت فرار کا کوئی جذباتی اقدام نہیں تھی بلکہ ایک سوچی سمجھی، منظم اور مقصدی تدبیر تھی جس کا مقصد دعوتِ اسلام کو ایسی آزاد سماجی اور سیاسی بنیاد فراہم کرنا تھا جہاں مسلمان کھلے عام اپنے دین پر عمل کر سکیں اور ایک منظم معاشرہ تشکیل دے سکیں۔

2 صحابہ کرام نے مکہ سے یثرب کی طرف کس طرح ہجرت کی اور انہیں کن مشکلات کا سامنا رہا؟

رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بعد صحابہ کرام چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت میں خاموشی سے مکہ چھوڑنے لگے تاکہ قریش کی نظروں سے بچا جا سکے۔ بہت سے صحابہ نے اپنے گھر بار، کاروبار اور برسوں کی جمع پونجی پیچھے چھوڑ دی۔ قریش نے اس عمل کو روکنے کی بھرپور کوشش کی: کسی کا مال بزورِ قوت روکا گیا، کسی کے خاندان کو جبراً الگ کر دیا گیا اور راستے مسدود کرنے کی کوششیں کی گئیں تاکہ مسلمان یثرب نہ پہنچ سکیں۔ اس کے باوجود عزم و ہمت کے ساتھ اکثر صحابہ محفوظ طریقے سے یثرب پہنچنے میں کامیاب رہے، جو ان کی قربانی اور ایمانی استقامت کی واضح مثال ہے۔

3 دارالندوہ میں قریش نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف کیا منصوبہ بنایا؟

جب قریش نے دیکھا کہ مسلمانوں کی اکثریت یثرب ہجرت کر چکی ہے اور آپ ﷺ کا اثر و رسوخ کم ہونے کے بجائے بڑھ رہا ہے تو انہوں نے دارالندوہ میں ایک انتہائی خطرناک منصوبہ بنایا۔ طے پایا کہ ہر قبیلے سے ایک ایک طاقتور نوجوان چنا جائے، ہر ایک کو تلوار دی جائے اور سب مل کر بیک وقت آپ ﷺ پر حملہ کریں، تاکہ خون کا بدلہ کسی ایک قبیلے سے نہ لیا جا سکے اور بنو ہاشم پوری قریش سے تنہا جنگ نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس سازش سے پہلے ہی آگاہ فرما دیا، جس کے بعد ہجرت کا حکم صادر ہوا اور آپ ﷺ نے مکہ چھوڑنے کی تیاری شروع کی۔

4 حضرت علیؓ کو رسول اللہ ﷺ کے بستر پر کیوں چھوڑا گیا؟

ہجرت کی رات جب قریش کے چند نوجوان گھر کے باہر گھات لگائے بیٹھے تھے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر اپنی چادر اوڑھ کر لٹا دیا تاکہ حملہ آوروں کو دھوکا ہو کہ آپ ﷺ ابھی گھر ہی میں ہیں، جس سے آپ ﷺ کو خاموشی سے نکلنے کا موقع مل گیا۔ اس کے علاوہ حضرت علیؓ کو یہ ذمہ داری بھی سونپی گئی کہ وہ لوگوں کی امانتیں، جو مخالفت کے باوجود دیانت پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس رکھوائی گئی تھیں، ان کے اصل مالکان کو واپس کر دیں۔ یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ سخت ترین دشمنی میں بھی آپ ﷺ کی امانت داری پر کسی کو شک نہیں تھا۔

5 غارِ ثور میں قیام کی حکمتِ عملی کیا تھی اور اس دوران کیا انتظامات کیے گئے؟

مکہ سے نکلتے ہی معمول کے شمالی راستے کے بجائے جنوب کی سمت غارِ ثور کا رخ کیا گیا، جو ایک غیر متوقع اور حکیمانہ تدبیر تھی۔ وہاں تین راتوں کا قیام تعاقب کی شدت کم ہونے اور حالات کا درست اندازہ لگانے کی خاطر کیا گیا۔ اس دوران حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ روزانہ مکہ کی تازہ خبریں پہنچاتے، عامر بن فہیرہ بکریوں کے ریوڑ سے راستے کے نشانات مٹا دیتے اور دودھ کا انتظام کرتے، جبکہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے زادِ راہ تیار کیا۔ قریش کے تلاش کرنے والے غار کے دہانے تک پہنچ گئے، مگر قرآن کے مطابق اصل حفاظت اللہ کی معیت اور نزولِ سکینت سے ممکن ہوئی۔

6 ہجرت کے سفر میں راہنمائی کے لیے کس شخص کی خدمات لی گئیں اور اس سے کیا اصول ملتا ہے؟

ہجرت کے دوران راستے کی رہنمائی کے لیے عبداللہ بن اریقط نامی ایک ماہر شخص کی خدمات حاصل کی گئیں، جو اس وقت اسلام قبول نہیں کیے ہوئے تھے۔ ان کا انتخاب صرف ان کی امانت داری اور صحرائی راستوں کی گہری مہارت کی بنیاد پر کیا گیا۔ اس سے یہ اہم اصول واضح ہوتا ہے کہ کسی جائز اور اہم مقصد کے لیے کسی غیر مسلم فرد کی فنی مہارت اور دیانت سے فائدہ اٹھانا اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں، بلکہ عملیت پسندی اور دانشمندی کی علامت ہے۔ اسی طرح سفر میں ساحلی راستہ اختیار کیا گیا تاکہ تعاقب کرنے والوں کو گمراہ کیا جا سکے، جو محتاط منصوبہ بندی کی ایک اور مثال ہے۔

7 قباء اور مدینہ میں مسلمانوں کے استقبال کا کیا منظر تھا؟

ساحلی راستے سے سفر مکمل کرنے کے بعد آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ قباء پہنچے، جہاں چند دن قیام کیا گیا اور اسی دوران مسجدِ قباء کی بنیاد رکھی گئی، جسے اسلامی تاریخ کی پہلی مسجد سمجھا جاتا ہے۔ اس اقدام سے واضح ہوتا ہے کہ نئی بستی میں عبادت اور اجتماعیت کو سب سے پہلی ترجیح دی گئی۔ اس کے بعد مدینہ میں داخلے پر باشندوں نے غیر معمولی جوش و خروش سے استقبال کیا، لوگ گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر خوشی کے نغمے گاتے رہے اور ہر خاندان میزبانی کا شرف حاصل کرنے کے لیے بے تاب تھا، جو مہاجرین کے لیے ایک نئی زندگی کے آغاز کی علامت تھی۔

8 ہجرتِ مدینہ نے اسلامی تاریخ میں کیا تہذیبی تبدیلی پیدا کی؟

ہجرت نے مظلوم اور محدود دعوتی جماعت کو ایسا موقع فراہم کیا جس میں وہ کھلے عام اپنا معاشرہ، اپنا قانون اور اپنا اجتماعی نظام تشکیل دے سکی۔ مہاجرین اور انصار کی شراکت نے قبائلی حدود سے بالاتر ہو کر ایک نئی ایمانی اخوت کی بنیاد رکھی، جو خون کے رشتوں کے بجائے مشترکہ عقیدے پر قائم تھی۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر بعد میں خلیفہ حضرت عمرؓ کے دور میں اسلامی تقویم کا آغاز اسی ہجرت سے کیا گیا، نہ کہ نبی کریم ﷺ کی پیدائش یا وفات سے، جو اس بات کی علامت ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک اجتماعی زندگی کی حقیقی ابتدا وہ لمحہ ہے جب دین کو آزاد معاشرتی بنیاد میسر آئی۔

9 ہجرت سے توکل اور اسبابِ ظاہری کے تعلق کا کیا سبق ملتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے پورے سفر میں اللہ پر کامل اعتماد رکھتے ہوئے ہر جائز انسانی تدبیر بھی اختیار کی: راستہ تبدیل کیا، غارِ ثور میں پناہ لی، ماہر رہنما مقرر کیا، خبریں پہنچانے اور خوراک کی ذمہ داریاں الگ الگ افراد میں تقسیم کیں اور سواری کا مکمل انتظام کیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ توکل کا مطلب اسباب کو ترک کر دینا نہیں بلکہ ہر ممکن جائز ذریعہ اختیار کرنے کے بعد نتیجہ اللہ کے سپرد کر دینا ہے۔ یہ اصول آج بھی رہنمائی دیتا ہے کہ مشکل حالات میں انسان کو نہ تو غیر ذمہ دارانہ بے عملی اختیار کرنی چاہیے اور نہ تدبیر کے بھروسے پر اللہ کی مدد سے غافل ہونا چاہیے۔

10 ہجرتِ مدینہ کے واقعات مجموعی طور پر کیا اہم اسباق دیتے ہیں؟

ہجرت کے واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ منظم منصوبہ بندی، رازداری، ذمہ داریوں کی واضح تقسیم اور خواتین و نوجوانوں کی فعال شرکت کسی بھی بڑے مقصد کے حصول کے لیے ناگزیر ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی سکھاتی ہے کہ ایمان انسان کی اپنے وطن سے محبت کو ختم نہیں کرتا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ چھوڑتے وقت اس شہر سے اپنی محبت کا اظہار فرمایا، مگر جب دین اور ضمیر کی آزادی خطرے میں پڑ جائے تو اسے ہر دوسری چیز پر ترجیح دینی چاہیے۔ یوں ہجرتِ مدینہ محض ایک تاریخی سفر نہیں بلکہ ہر دور کے مظلوم انسانوں کے لیے حکمت، صبر اور توکل کا لازوال نمونہ ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 ہجرتِ مدینہ کو محض جغرافیائی نقل مکانی کیوں نہیں کہا جا سکتا؟

- الف **کیونکہ یہ ایک حکیمانہ اور مربوط منصوبہ بندی کا نتیجہ تھی جس میں توکل اور تدبیر دونوں شامل تھیں**
- ب کیونکہ اس میں کسی قسم کی منصوبہ بندی نہیں تھی
- ج کیونکہ یہ صرف تجارتی سفر تھا
- د کیونکہ اس کا کوئی تاریخی اثر نہیں تھا

وضاحت: ہجرت ایک ایسی حکیمانہ اور مربوط منصوبہ بندی کا نتیجہ تھی جس میں توکل اور تدبیر دونوں نے مل کر نئی تاریخ رقم کی۔

2 غارِ ثور کے موقع پر قرآن نے کون سی تسلی نازل فرمائی؟

- الف **لاتحزن ان اللہ معنا**
- ب انا فتحنا لک فتحا مبینا
- ج ان مع العسر یسرا
- د واصبروا ان اللہ مع الصابرین

وضاحت: غارِ ثور میں حضرت ابو بکرؓ کی پریشانی پر رسول اللہ ﷺ نے تسلی دی جس کا ذکر 'لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا' کے الفاظ میں آیا۔

3 یہ آیت ہجرت کے پورے سفر کی روح کیوں سمجھی جاتی ہے؟

- الف **کیونکہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ حقیقی حفاظت اللہ کی معیت اور سکینت سے ہی ممکن ہوئی**
- ب کیونکہ اس میں ہجرت کی تاریخ بتائی گئی ہے
- ج کیونکہ اس میں مدینہ کے نام کا ذکر ہے
- د کیونکہ اس میں جنگی حکمتِ عملی بیان کی گئی ہے

وضاحت: یہ آیت بتاتی ہے کہ انسانی تدبیر اپنی جگہ، مگر حقیقی حفاظت اللہ کی معیت اور نازل کردہ سکون سے ہی ممکن ہوئی۔

4 ہجرتِ مدینہ کا بنیادی سبب کیا تھا؟

- الف **مکہ میں مذہبی آزادی ختم ہونا اور اہلِ ایمان کی جانوں کو خطرہ**
- ب مکہ میں معاشی خوشحالی کی کمی
- ج مکہ کا موسم ناموافق ہونا
- د تجارتی راستوں کی بندش

وضاحت: مکہ میں مذہبی آزادی مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی اور اہلِ ایمان کی جانیں مسلسل خطرے میں تھیں۔

5 بیعتِ عقبہ ثانیہ نے ہجرت کے فیصلے کو کیسے ممکن بنایا؟

- الف **اس نے یثرب میں ایک معاون جماعت اور محفوظ ماحول فراہم کیا**
- ب اس نے قریش سے صلح کرائی
- ج اس نے مکہ میں امن قائم کیا
- د اس نے تجارتی راستے کھولے

وضاحت: بیعتِ عقبہ ثانیہ کے بعد یثرب میں ایک معاون جماعت اور نسبتاً محفوظ ماحول میسر آ گیا تھا، جس نے ہجرت کو ممکن بنایا۔

6 ہجرت کو فرار کے بجائے کیا سمجھنا چاہیے؟

- الف ایک وقتی جذباتی ردِعمل
- ب **دعوت کو آزاد معاشرتی بنیاد دینے کا منظم اقدام**
- ج محض مالی فائدے کی تلاش
- د قریش سے صلح کی کوشش

وضاحت: ہجرت فرار نہیں بلکہ دعوتِ اسلام کو ایک آزاد اور منظم معاشرتی بنیاد فراہم کرنے کا شعوری اقدام تھی۔

7 قریش نے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کو روکنے کے لیے کیا کیا؟

- الف **ان کا مال روکا، خاندان جدا کیے اور راستے مسدود کیے**
- ب انہیں انعامات دیے
- ج انہیں مکہ میں پناہ دی
- د ان کی مدد کے لیے قافلے بھیجے

وضاحت: قریش نے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کا مال روکنے، خاندانوں کو جبراً الگ کرنے اور راستے بند کرنے کی کوششیں کیں۔

8 مسلسل رکاوٹوں کے باوجود اکثر مسلمانوں کے یثرب پہنچنے سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

- الف **ان کا عزم اور اسلام پر استقامت غیر متزلزل تھی**
- ب قریش کی کوششیں بے اثر تھیں اسی لیے وہ خاموش ہو گئے
- ج ہجرت کوئی مشکل کام نہیں تھا
- د صحابہ کو کسی خطرے کا سامنا نہیں تھا

وضاحت: رکاوٹوں کے باوجود اکثر مسلمانوں کا محفوظ طریقے سے یثرب پہنچنا ان کے عزم اور ایمانی استقامت کی دلیل ہے۔

9 دارالندوہ میں قریش نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف کیا منصوبہ بنایا؟

الف مختلف قبائل کے نوجوانوں سے بیک وقت قتل کرانے کا منصوبہ

ب انہیں جلاوطن کرنے کا منصوبہ

ج انہیں قید کرنے کا منصوبہ

د ان سے مذاکرات کا منصوبہ

وضاحت: قریش نے دارالندوہ میں یہ منصوبہ بنایا کہ مختلف قبائل کے نوجوان بیک وقت حملہ کریں تاکہ خون کا بدلہ کسی ایک قبیلے سے نہ لیا جاسکے۔

10 یہ منصوبہ اس طرح کیوں بنایا گیا کہ ہر قبیلے کا ایک نوجوان شریک ہو؟

الف تاکہ بنوہاشم پوری قریش سے تنہا جنگ نہ کرسکیں

ب تاکہ منصوبہ زیادہ لوگوں کو معلوم ہو

ج تاکہ اخراجات کم ہوں

د تاکہ نوجوانوں کو تربیت ملے

وضاحت: مقصد یہ تھا کہ خون کا بدلہ کسی ایک قبیلے سے نہ لیا جاسکے اور بنوہاشم پوری قریش سے جنگ کی پوزیشن میں نہ رہیں۔

11 رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی رات اپنے بستر پر کسے لٹایا؟

الف حضرت ابوبکرؓ کو

ب حضرت علیؓ کو

ج حضرت عمرؓ کو

د حضرت زید بن حارثہؓ کو

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر چادر اوڑھ کر لٹایا تاکہ حملہ آوروں کو دھوکا ہو۔

12 حضرت علیؓ کو کس اضافی ذمہ داری کے لیے مکہ میں چھوڑا گیا؟

الف لوگوں کی امانتیں واپس کرنے کے لیے

ب قریش سے جنگ کرنے کے لیے

ج نئی مسجد بنانے کے لیے

د تجارت جاری رکھنے کے لیے

وضاحت: حضرت علیؓ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ لوگوں کی امانتیں، جو دیانت پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس رکھی گئی تھیں، واپس کریں۔

13 مخالفت کے باوجود لوگ آپ ﷺ کے پاس امانتیں رکھوانے پر کیوں تیار رہے؟

الف کیونکہ آپ ﷺ کی دیانت پر مخالفین کو بھی بھروسہ تھا

ب کیونکہ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا

ج کیونکہ حضرت علیؓ اس کے ذمہ دار تھے

د کیونکہ قریش نے یہ حکم دیا تھا

وضاحت: شدید مخالفت کے باوجود لوگ آپ ﷺ کی دیانت پر بھروسہ کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھی جاتی تھیں۔

14 رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ نے مکہ سے نکل کر کس سمت کا رخ کیا؟

الف شمال کی سمت مدینہ کا

ب جنوب کی سمت غار ثور کا

ج مشرق کی سمت طائف کا

د مغرب کی سمت حبشہ کا

وضاحت: معمول کے راستے کے برعکس، رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ نے جنوب کی سمت غار ثور کا رخ کیا تاکہ تعاقب کرنے والوں کو گمراہ کیا جاسکے۔

15 غار ثور میں کتنی راتوں کا قیام کیا گیا اور اس کا مقصد کیا تھا؟

الف ایک رات صرف آرام کے لیے

ب تین راتیں، تعاقب کی شدت کم ہونے اور حالات کا اندازہ لگانے کے لیے

ج سات راتیں، خوراک جمع کرنے کے لیے

د دس راتیں، رہنما کا انتظار کرنے کے لیے

وضاحت: غار ثور میں تین راتوں کا قیام تعاقب کی شدت کم ہونے اور حالات کا صحیح اندازہ لگانے کی حکمت عملی تھی۔

16 غار میں قیام کے دوران مکہ کی خبریں کون پہنچاتا تھا؟

الف عامر بن فہیرہ

ب حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ

ج عبداللہ بن اریقط

د اسماء بنت ابی بکرؓ

وضاحت: حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ روزانہ مکہ کی تازہ ترین خبریں غار تک پہنچاتے تھے۔

17 عامر بن فہیرہ کی ذمہ داری کیا تھی؟

الف زادِ راہ تیار کرنا

ب بکریوں کے ریوڑ سے نشانات مٹانا اور دودھ پہنچانا

ج راستے کی رہنمائی کرنا

د خبریں پہنچانا

وضاحت: عامر بن فہیرہ بکریوں کا ریوڑ لے جاکر راستے کے نشانات مٹا دیتے اور غار میں دودھ کا انتظام کرتے تھے۔

18 حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کو کون سا لقب دیا گیا اور کیوں؟

الف ذات النطاقین، کیونکہ انہوں نے اپنا پٹکا کاٹ کر سامان باندھا

ب ام المومنین، کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ تھیں

ج الصدیقہ، کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے ایمان لایا

د الشہیدہ، کیونکہ وہ راستے میں شہید ہوئیں

وضاحت: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے سفر کا سامان باندھنے کے لیے اپنا پٹکا دو حصوں میں کاٹا، جس کی وجہ سے یہ لقب ملا۔

19 ہجرت کے سفر میں راستے کی رہنمائی کس نے کی؟

الف حضرت زید بن حارثہؓ نے

ب عبداللہ بن اریقط نامی غیر مسلم رہنما نے

ج حضرت عمار بن یاسرؓ نے

د سراقہ بن مالک نے

وضاحت: عبداللہ بن اریقط، جو اس وقت مسلمان نہیں تھے، کو ان کی امانت داری اور صحرائی راستوں کی مہارت کی بنیاد پر رہنما مقرر کیا گیا۔

20 عبداللہ بن اریقط کی خدمات حاصل کرنے سے کیا اصول ثابت ہوتا ہے؟

الف جائز مقاصد کے لیے غیر مسلم افراد کی مہارت سے فائدہ اٹھانا اسلامی اصولوں کے خلاف نہیں

ب غیر مسلموں پر کبھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا

ج ہر رہنما لازمی مسلمان ہونا چاہیے

د مہارت سے زیادہ عقیدہ اہم نہیں

وضاحت: عبداللہ بن اریقط کا انتخاب اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ جائز مقاصد کے لیے غیر مسلم افراد کی مہارت سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

21 مدینہ جاتے ہوئے کون سا راستہ اختیار کیا گیا؟

الف معمول کا صحرائی راستہ

ب ساحلی راستہ تاکہ تعاقب کرنے والوں کو گمراہ کیا جا سکے

ج طائف کا راستہ

د شام کا راستہ

وضاحت: تعاقب کرنے والوں کو دھوکا دینے کے لیے معمول کے راستے کے بجائے ساحلی راستہ اختیار کیا گیا۔

22 سراقہ بن مالک کے واقعے کی کیا اہمیت ہے؟

الف انہوں نے تعاقب کیا مگر ایمان لانے سے پہلے ہی مدد کا وعدہ کیا

ب انہوں نے قافلے کو گرفتار کر لیا

ج انہوں نے راستہ بھلا دیا

د انہوں نے قریش کو اطلاع دی

وضاحت: سراقہ بن مالک نے قافلے کا تعاقب کیا، مگر ایمان لانے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ سے مستقبل میں مدد کا وعدہ کر لیا۔

23 مسجد قباء کی تعمیر کی کیا اہمیت ہے؟

الف یہ اسلامی تاریخ کی پہلی مسجد شمار ہوتی ہے

ب یہ صرف رہائش کے لیے بنائی گئی تھی

ج یہ قریش نے تعمیر کروائی تھی

د یہ بعد میں مسمار کر دی گئی

وضاحت: قباء میں قیام کے دوران بنائی گئی مسجد اسلامی تاریخ کی پہلی مسجد شمار ہوتی ہے، جس سے عبادت کو اولین ترجیح ملی۔

24 قباء میں مسجد کی تعمیر سے کیا اصول واضح ہوتا ہے؟

الف نئی بستی میں سب سے پہلی ترجیح عبادت اور اجتماعیت کا قیام ہونی چاہیے

ب رہائش ہمیشہ عبادت سے مقدم ہے

ج مسجد کی تعمیر میں جلدی نہیں کرنی چاہیے

د نئی بستی میں تجارت پہلی ترجیح ہونی چاہیے

وضاحت: مسجدِ قباء کی جلد تعمیر اس اصول کی نشاندہی کرتی ہے کہ نئی بستی میں سب سے پہلی ترجیح عبادت اور اجتماعیت کا قیام ہونی چاہیے۔

25 مدینہ کے باشندوں نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیسے کیا؟

الف سرد مہری سے

ب غیر معمولی جوش و خروش سے گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر

ج خوف کے ساتھ

د احتجاج کے ساتھ

وضاحت: مدینہ کے باشندوں نے غیر معمولی جوش و خروش سے استقبال کیا اور گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر خوشی کے نغمے گائے۔

26 اسلامی تقویم کا آغاز کس واقعے سے کیا گیا؟

الف نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے

ب نبوت کے آغاز سے

ج ہجرت مدینہ سے

د فتح مکہ سے

وضاحت: اسلامی تقویم کا آغاز ہجرت مدینہ سے کیا گیا، جو اس واقعے کی غیر معمولی تہذیبی اور تاریخی اہمیت کی علامت ہے۔

27 مہاجرین اور انصار کی شراکت نے کس نئی چیز کی بنیاد رکھی؟

الف قبیلے سے بالاتر ایمانی اخوت کی

ب نئے تجارتی معاہدے کی

ج نئے قبائلی نظام کی

د نئی جنگی حکمتِ عملی کی

وضاحت: مہاجرین اور انصار کی شراکت نے قبائلی حدود سے بالاتر ہو کر ایک نئی ایمانی اخوت کی بنیاد رکھی، جو مشترکہ عقیدے پر قائم تھی۔

28 ہجرت سے توکل اور اسبابِ ظاہری کے بارے میں کیا اصول ملتا ہے؟

الف توکل کا مطلب اسباب ترک کرنا ہے

ب توکل اسباب اختیار کرنے کے بعد نتیجہ اللہ کے سپرد کرنے کا نام ہے

ج اسباب اختیار کرنا توکل کے خلاف ہے

د توکل صرف دعا تک محدود ہے

وضاحت: ہجرت سے یہ اصول ملتا ہے کہ توکل اسباب ترک کرنے کا نام نہیں بلکہ ہر جائز ذریعہ اختیار کرنے کے بعد نتیجہ اللہ پر چھوڑنے کا نام ہے۔

29 رسول اللہ ﷺ کا مکہ چھوڑتے وقت اس شہر سے محبت کا اظہار کرنا کیا سکھاتا ہے؟

الف ایمان انسان کی اپنے وطن سے محبت کو ختم نہیں کرتا

ب وطن سے محبت ایمان کے خلاف ہے

ج ہجرت کا مطلب وطن سے نفرت ہے

د محبت کا اظہار غیر ضروری تھا

وضاحت: یہ واقعہ سکھاتا ہے کہ ایمان وطن سے محبت کو ختم نہیں کرتا، مگر دین اور ضمیر کی آزادی کو ہر چیز پر ترجیح دینی پڑتی ہے۔

30 ہجرت کے واقعات کا مجموعی سبق کیا ہے؟

الف منصوبہ بندی، رازداری اور توکل کا امتزاج کامیابی کی بنیاد ہے

ب صرف طاقت ہی کامیابی کی ضمانت ہے

ج ہجرت کا کوئی دیرپا اثر نہیں تھا

د تدبیر اختیار کرنا ایمان کے خلاف ہے

وضاحت: ہجرت کے واقعات ثابت کرتے ہیں کہ منظم منصوبہ بندی، رازداری، ذمہ داریوں کی تقسیم اور اللہ پر توکل کا امتزاج ہی کامیابی کی بنیاد بنتا ہے۔